Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ربوہ
روزنامہ
الفضل
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
فون ۴۴۹
چلد ۴۲/۷۷ | بدھ ۲۱۔شعبان ۱۴۱۲ھ، ۲۶۔تبلیغ ہش ۱۳۷۱، ۲۶۔فروری ۱۹۹۲ء | نمبر ۴۶

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ایک یہودی نے کسی شخص کو کہا کہ مَیں تجھے جادُو سکھلادوں گا۔ شرط یہ ہے کہ تُو کوئی بھلائی نہ کرے۔ جب دنوں کی تعداد پوری ہو گئی اور جادو نہ سیکھ سکا تو یہودی نے کہا کہ تُو نے ان دنوں میں ضرور کوئی بھلائی کی ہے۔ جس کی وجہ سے تُو نے جادُو نہیں سیکھا۔ اس نے کہا کہ مَیں نے کوئی اچھا کام نہیں کیا سوائے اس کے راستہ میں سے کانٹا اٹھایا۔ اُس نے کہا بس یہی تو ہے جس کی وجہ سے تُو جادُو نہ سیکھ سکا۔ تب وہ بولا۔ خدا تعالیٰ کی بڑی مہربانیاں ہیں کہ اس نے ذرہ سی نیکی کے بدلہ بڑے بھاری گناہ سے بچالیا۔

اور ہمیں اس خدا تعالیٰ کی ہی پرستش کرنی چاہیئے جو کہ ذرہ سے کام کا بھی اَجر دیتا ہے۔ خدا وہ ہے کہ انسان اگر کسی کو پانی کا گھونٹ بھی دیتا ہے تو وہ اس کا بَدلہ دیتا ہے۔ دیکھو ایک عورت جنگل میں جارہی تھی رستہ میں اس نے ایک پیاسے کُتّے کو دیکھا۔ اس نے اپنے بالوں سے رسّہ بناکر کنوئیں سے پانی کھینچ کر اس کُتّے کو پلایا۔ جس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے عمل کو قبول کرلیا ہے۔ وہ اس کے تمام گناہ بخش دے گا۔ اگرچہ وہ تمام عمر فاسقہ رہی ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۴۹-۳۵۰)

حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع اور خصوصی دُعاؤں کی درخواست

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے لندن سے ۲۴۔فروری کو جو تازہ اطلاع بھجوائی ہے وہ ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایّدہُ اللہ بنصرہِ العزیز کی صحت کے بارہ میں مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب نے جو تازہ رپورٹ پیش کی ہے اس کے مطابق:

"حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی صحت میں باوجود اس کے کہ ابھی یرقان کا اثر موجود ہے۔ خون دیئے جانے کے بعد طبیعت سنبھل گئی ہے اور انحطاط کا رجحان رُک گیا ہے۔ (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں)۔ ادویات سے علاج شروع ہو چکا ہے اور امید ہے کہ آئندہ چند روز میں اس دوائی کا اثر ظاہر ہونا شروع ہوگا۔ (اللہ نے چاہا تو)۔ آج چند مزید ٹیسٹ بھی کئے جاتے ہیں تاکہ مزید ادویات دیئے جانے کے بارہ میں فیصلہ کیا جا سکے۔"

احباب سے درخواست ہے کہ حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں اعجازی شفا عطا فرمائے۔

تقریبِ شادی

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخِ احمدیت کے صاحبزادے مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب کی شادی ہمراہ مکرمہ سائرہ ظفر صاحبہ بنت مکرم ملک ظفر احمد صاحب راولپنڈی مورخہ ۵ فروری کو انجام پائی۔ تقریب رخصتانہ میں جو بعد نمازِ عصر ایوانِ محمود میں منعقد ہوئی، تلاوت مکرم قاری محمد عاشق صاحب نے کی اور حضرت بانی سلسلہ کے دُعائیہ اشعار مکرم فرید احمد نوید صاحب نے سُنائے۔ بعد ازاں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے مختصر تعارفی کلمات کے بعد دُعا کرائی۔ اگلے دن جمعرات ۶ فروری کو بعد نمازِ عشاء ایوانِ محمود میں دعوتِ ولیمہ منعقد ہوئی جس میں کثیر تعداد میں اہلِ ربوہ مدعو تھے۔ یہاں پر بھی مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے ہی دُعا کرائی۔

ولیمہ والے دن سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد

باقی صفحہ ۷ پر

کائنات کا مطالعہ کرکے خدا تعالیٰ کی حمد تک پہنچنے کی کوشش کریں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"تخلیق میں کوئی بھی زندگی کا ایسا ذرّہ آپ کو دکھائی نہیں دے گا خواہ وہ زندگی کی کسی نوع سے تعلق رکھنے والا ذرّہ ہو جس ذرّے کے اندر بھی رحمانیت کا جلوہ نہ دکھائی دیتا ہو۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں: ؎

بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو کیونکر بنانا نورِ حق کا اس پہ آساں ہے

اب کیڑے کا پاؤں بنانے پر انسان قادر نہیں۔ یہ بات آج کے زمانے میں عجیب لگتی ہے جب آپ دیکھتے ہیں کہ ہوائی جہاز ایجاد ہوگئے۔ ٹیلی ویژنز ایجاد ہوگئیں، حیرت انگیز باریک در باریک صفاتِ کائنات پر غور کرنے کے نتیجے میں انسان باریک در باریک چیزیں بنانے پر قادر ہوتا چلا جارہا ہے تو کیا حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا یہ مصرعہ اب پرانے زمانے کی بات بن گیا کہ ؎

بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز

لیکن جب آپ گہری نظر سے دیکھتے ہیں تو آپ یہ دیکھ کر حیران ہو جاتے ہیں کہ بڑی بڑی تخلیق اور عظیم تخلیق یا باریک در باریک تخلیق کا دعویٰ کرنے والا انسان بھی آج تک کیڑے کا ایک پاؤں بنانے سے عاجز ہے کیونکہ کیڑے کے ایک پاؤں میں عجیب در عجیب چیزیں بنی ہوئی ہیں۔ کیڑے کا ایک پاؤں بھی مسالحے سے بنا ہوا ہے جس طرح اس کے اندر انرجی ہے جس طرح اس کے اندر انرجی (ENERGY) پہنچانے کا انتظام ہے، جس طرح وہ اپنے ظاہری حجم کے مقابل پر بیسیوں گنا زیادہ وزن اُٹھانے کی طاقت رکھتا ہے۔ جس طرح اس کے اندر باریک در باریک اعصاب ہیں جس طرح وہ اس بات کا اہل بنایا گیا ہے کہ سیدھی عمودی چیزوں پر بھی وہ چڑھ جائے اور عام سطح پر بھی اسی طرح دوڑنے لگے۔ جس طرح بعض ان میں سے پانی کی سطح پر دوڑنے کی استطاعت رکھتے ہیں۔

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس، ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی، ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۶ تبلیغ ۱۳۷۱ ہش ۲۶ فروری ۱۹۹۲ء

حضرت بیگم صاحبہ کی صحتیابی کیلئے دعاؤں کی تحریک

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے افراد کو آپس میں محبت اور پیار کی جس لڑی میں منسلک کر رکھا ہے اس کا مرکزی نقطہ ہمارا وہ واجب الاطاعت امام ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے خود اپنی حکمتِ کاملہ سے ایمان والوں کی جماعت کے لئے مقرر فرمایا ہے ۔ یہ سراپا محبّت و شفقت وجود ساری جماعت کے لئے مجسّم دعا ہوتا ہے ۔ ہر احمدی جب کسی پریشانی میں مبتلاء ہوتا ہے تو سب سے پہلے اس کے دل میں یہی خیال آتا ہے حضرت صاحب کو دعا کیلئے خط لکھ دیا جائے ۔ ہمارا ایمان ہے کہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ کی دعا میں جو برکت ہے وہ کہیں اور نہیں مل سکتی ۔

حضرت امام جماعت احمدیہ سے یہی وہ ذاتی تعلق ہے جو ہر احمدی کو محبّت و شفقت کی ایک مضبوط زنجیر میں منسلک رکھتا ہے ۔ جب بھی کسی احمدی کو کوئی مشکل درپیش ہوتی ہے تو احمدیوں کا آپس میں محبّت و پیار کا مظاہرہ بھی اسی محبّت کا عکس ہوتا ہے جو احمدیوں کو اپنے امام سے ہوتی ہے اور یہ بات بیان کرنی بھی ضروری ہے کہ یہ ساری محبتیں دراصل اللہ تبارک و تعالیٰ کی بندوں سے محبت کے اظلال و آثار ہیں سب محبتیں وہیں سے شروع ہوتی ہیں اور ساری محبتوں کا احاطہ کرتے ہوئے وہیں لوٹ جاتی ہیں ۔

اس پس منظر کو سامنے رکھ کر جب کسی بھی احمدی کو سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کسی پریشانی کی خبر پہنچتی ہے تو ہر احمدی کا پریشان ہو جانا اور کرب و اضطراب میں مبتلا ہو کر اللہ تعالیٰ کے آستانے پر سجدہ ریز ہو جانا یقینی ہو جاتا ہے ۔ حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ کی حرم محترم حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ کی علالت چند ہفتوں سے جاری ہے ۔ مگر جو اطلاعات آرہی ہیں ان سے تسلّی کا پہلو سامنے نہیں آرہا ۔ جس کی وجہ سے ہر احمدی کا متفکّر ہو جانا عین فطری ہے ۔

ہمارے مذہب نے ہمیں بتایا ہے کہ مصائب و مشکلات کو دُور کرنے کے لیئے صدقہ و خیرات کرنا چاہیئے ۔ اللہ تعالیٰ بری تقدیر کو صدقات کے ذریعے ٹال بھی دیتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے ضرورت مند بندوں کی تکالیف دور کرنا اتنا محبوب ہے کہ اس کے ذریعے سے وہ دوسرے بندوں کو مشکلات سے رہائی عطا کرتا ہے ۔

حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی صحتیابی کے لئے جہاں احباب جماعت دعاؤں میں مشغول ہیں وہیں ہم کو صدقات کا بھی اہتمام کرنا چاہیئے ۔ تا کہ اللہ تعالیٰ حضرت بیگم صاحبہ کے حق میں ان صدقات کو قبول کرے انہیں شفا عطا کرے اور ہر احمدی کی پریشانی کو دُور کرے ۔ اللہ تعالیٰ ہمارے آقا کو ہر دُکھ سے محفوظ رکھے ۔ سکینت و اطمینان سے حضور ایدہُ اللہ اپنے دینی فرائض کی بجا آوری میں مشغول رہیں ۔

ساری دنیا کے مریضوں کو شفا ہو یا رب
آج معلوم ہُوا ہے کہ علالت کیا ہے

اُن کی بات سُنی اور مَیں نے اپنی بات سُنا دی
سُنتے اور سُناتے مَیں نے ان کو ایک دُعا دی
یا رب جھُوٹ کی باتوں سے ہو جائے اُنکو نفرت
سچّی سچّی باتیں کرنے کے ہو جائیں عادی

الوالاقبال

آنسو اُبل کے دیدۂ مضطر میں آ گئے
دستک دیئے بغیر بھرے گھر میں آ گئے

آنسو رُکا تو سوچ کا سینہ لرز گیا
طوفان آہٹوں کے سمندر میں آ گئے

ہنگامِ ذبح عمرِ گذشتہ کے واقعات
ایک ایک کر کے ذہنِ کبوتر میں آ گئے

خوابِ سحر سے جاگ اے نادان آنکھ کھول
سُورج پگھل کے جامِ گلِ تر میں آ گئے

پردہ اُٹھا تو عقل کا چہرہ اُتر گیا
لاکھوں شگاف ذہن کی چادر میں آ گئے

"اصلِ شہود و شاہد و مشہود ایک ہے"
تم کیوں مشاہدات کے چکّر میں آ گئے

کچھ لوگ رہنِ چشمۂ آبِ بقا ہوئے
اَور کچھ فریبِ بادہ و ساغر میں آ گئے

ہر روز روزِ عید ہے ہر شب شبِ برأت
محفل سے اُٹھے کُوچۂ دِلبر میں آ گئے

ذرّات کی برہنگی کی تاب تھی کسے
ذرّے جلے تو چاند بھی چکّر میں آ گئے

اب بوالہوس غریب کرے بھی تو کیا کرے
جو حادثے تھے دامنِ مضطر میں آ گئے

چوہدری محمد علی

اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھو

سیّدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) فرماتے ہیں :-

"انسان کا تعلق اگر مالک سے ہو جاوے تو مملوک اسے کچھ دُکھ یا تکلیف نہیں دے سکتے ۔ تمام پھر خدمت گار بن جاتے ہیں اس لئے تم بھی اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھو تا کہ تم کو کوئی دُکھ نہ دے اور کوئی چیز تمہیں تکلیف نہ دے سکے گی ۔" (خطباتِ جمعہ جلد اوّل صفحہ ۵۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت میر محمد اسحاق

ملائکہ

کسی بات کے ثبوت کے دو ہی پہلو ہوتے ہیں۔ عقلی اور نقلی اور جس بات کو عقلِ سلیم غلط قرار دے۔ گو وہ نقل کے لحاظ سے کیسی ہی اعلیٰ پایہ کی ہو لیکن تاہم وہ درست اور صحیح ثابت نہیں ہو سکتی۔ اس کی مثال میں ہم عیسائیوں کا عقیدہ تثلیث فی التوحید اور توحید فی التثلیث پیش کر سکتے ہیں۔ یہ عقیدہ نقل کے لحاظ سے درست ہے یعنی عیسائیوں کی کتابوں میں پایا جاتا ہے۔ عیسائیوں کے بڑے بڑے علماء اس کو مانتے ہیں اور پولوس جو عیسوی مذہب کا ایک طرح سے بانی ہے وہ بھی اس عقیدہ کو تسلیم کرتا ہے لیکن چونکہ یہ مسئلہ عقل کے خلاف ہے اور ایک منٹ کے لئے بھی ہماری ضمیر برداشت نہیں کر سکتی کہ ایک ہی وقت میں تین ایک ہوں اور ایک تین۔ اس لئے ایسے مسئلہ کو فوراً رد کر دیا جائے گا۔ اور گو نقل کے لحاظ سے درست ہے مگر عقل اس کو نہیں مانتی اس لئے ہم اسے تسلیم نہیں کریں گے۔ دوسرا پہلو نقل ہے۔ سو اگر ایک بات عقل کے مطابق ہو اور عقل اس کا انکار نہ کرے۔ اور عقل کے نزدیک وہ ناممکن نہ ہو مگر نقل سے اس کا ثبوت نہ مل سکے۔ تب بھی ہم اسے نہیں مان سکتے۔ مثلاً کوئی کہہ دے کہ ملکہ برطانیہ ایک دفعہ ہندوستان میں آئی تھیں تو ہم اس بات کو درست نہیں سمجھیں گے کیونکہ یہ نقل کے خلاف ہے۔ گو ملکہ کا ہندوستان میں آنا ان کی زندگی میں ناممکن نہ تھا۔ نہ عقل اس کے مخالف ہے۔ سامان موجود تھے۔ ریل اور جہازوں کی آمد و رفت تھی ہر شخص آسانی سے آجا سکتا تھا اور اگر ملکہ چاہتیں تو ہندوستان آ سکتی تھیں لیکن یہ بات عقل کے خلاف ہے یعنی ان کے ہندوستان میں آنے کی کوئی صحیح روایت موجود نہیں بلکہ صحیح روایات بیان کرنے والے اور ملکہ کے حالات تحریر کرنے والے اس بات کے مخالف ہیں اس لئے ہم اس بات کا انکار کرتے ہیں۔ غرض جو بات عقل کے خلاف ہو وہ بھی درست نہیں اور جو بات نقل کے موافق نہ ہو۔ اسے بھی تسلیم نہیں کر سکتے۔ اور جو دونوں کے خلاف ہو وہ تو بالکل ہی بیہودہ ہے۔ اس لئے جو بات ہم ثابت کرنا چاہیں اسے انہی عقلی و نقلی دو پہلوؤں سے پرکھنا چاہیئے۔ اب ہم فرشتوں کے وجود اور ملائکہ کی ہستی کو پہلے عقلی معیار پر پرکھتے ہیں۔

ملائکہ کا وجود عقلی پہلو سے

سو اگر ہم فرشتوں کے متعلق عقل سے فتویٰ پوچھیں تو وہ انہیں ناممکن نہیں بتاتی بلکہ اس بات کو جائز اور قرین قیاس سمجھتی ہے کہ فرشتے ہوں کیونکہ ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے تمام فیوض ہمیں بلاواسطہ نہیں ملتے بلکہ واسطوں اور ذریعہ سے ہم تک پہنچتے ہیں۔ دیکھو ہمیں پیاس لگتی ہے اور اللہ تعالےٰ ہی اپنے فضل و کرم سے اسے بجھاتا ہے۔ مگر بلا واسطہ نہیں۔ بلکہ پانی کے ذریعہ۔ اسی طرح ہمارے بدن میں تحلیل کا سلسلہ رکھا گیا ہے اور ہمیں بھوک لگتی ہے اور وہی رحیم و کریم خدا اپنی بندہ نوازی سے ہماری بھوک دور کرتا ہے مگر کیا کسی واسطہ کے بغیر۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اناج کے ذریعہ میووں کے واسطہ سے۔ جانوروں کے گوشت کے وسیلہ سے پھر ہمیں گرمی سردی ستاتی ہے۔ ان کا دفعیہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے مگر لباس کے ذریعہ روئی۔ اون۔ ریشم کے واسطہ سے۔ پھر ہم روشنی کے محتاج ہیں۔ وہ بھی اسی نے ہمیں دی۔ مگر سورج کے ذریعہ۔ غرض جسمانی عالم میں جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نفع ہم تک پہنچتا ہے وہ بلاواسطہ نہیں پہنچتا بلکہ کسی نہ کسی واسطہ سے۔ اسی طرح عقل تقاضا کرتی ہے کہ روحانی عالم میں بھی کوئی ذرائع ہوں اور وحی والہام بھی نبیوں کو کسی واسطہ سے ہوتے ہوں سو انہی واسطوں کا نام ملائکہ ہے اور وہ ہستیاں جو خدا کا پیغام نبیوں اور رسولوں تک پہنچاتی ہیں انہی کو ملائکہ کہتے ہیں۔ اور وہ وجود روحانی تحریکوں اور لوگوں کو نیک ترغیبیں دینے کے کام پر مقرر ہیں انہی کو ہم فرشتہ کہتے ہیں۔ غرض فرشتوں کے وجود کو عقل ناممکن نہیں بتاتی بلکہ عقل جب مشاہدہ کرتی ہے کہ اس جسمانی عالم میں الٰہی فیوض اور برکات کے لئے مختلف وسیلے ہیں اور کوئی کام بے وسیلہ نہیں ہوتا۔ تو وہ فوراً یقین کر لیتی ہے کہ عالم روحانی میں بھی کچھ وسائط ہونے چاہئیں۔ وہ روحانی فیوض جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں تک پہنچتے ہیں وہ بھی وسیلوں کے ماتحت ہونے چاہئیں۔ پس عقل بجائے اس کے کہ فرشتوں کو ناممکن الوجود ٹھہرائے ان کی ہستی کو قرین قیاس بلکہ یقینی ٹھہراتی ہے۔ سو دونوں پہلوؤں میں سے عقلی پہلو سے تو فرشتوں کا وجود ثابت ہو چکا

اب نقلی پہلو سے دیکھو تو فرشتوں کا وجود اظہر من الشمس کی طرح ثابت ہے کیونکہ کوئی مذہب نہیں جس میں کسی نہ کسی رنگ میں سے فرشتوں کا اقرار نہ کیا گیا ہو۔ ہندو بھی دیوی دیوتاؤں کے قائل ہیں۔ زرتشتی بھی روحانی محرکوں کے مقر ہیں۔ یہودیوں کو بھی فرشتوں کی ہستی مسلم ہے اور عیسائیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے پھر ان کے بعد ہمارا دین بھی کھلے لفظوں میں ملائکہ کا وجود تسلیم کرتا ہے۔

سو اگر نقلی پہلو سے فرشتوں کی ہستی کا ثابت کرنا مطلوب ہو تو اس کے لئے اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے کہ صرف کوئی ایک مذہب ہی ان کے وجود کا مقر نہیں بلکہ تمام مذہب مختلف رنگوں میں ان کو مانتے ہیں۔ سو جب عقل بھی ملائکہ کی ہستی کو تسلیم کرتی ہے اور نقلی طور سے بھی کافی ثبوت موجود ہے۔ تو ایک صحیح العقل شخص کا ہرگز حق نہیں کہ وہ انکار کرے۔ اس کے بعد میں تفصیل سے وہ دلائل لکھتا ہوں جن سے فرشتوں کے وجود کو ہم منکرین پر ثابت کر سکتے ہیں۔

دلیل اوّل۔ دنیا میں جس قدر مذاہب ہیں وہ سب کے سب فرشتوں کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں۔ قدیم ہندو بھی بہت سی ایسی ہستیاں مانتے ہیں جو انسان کو نظر نہیں آتیں بلکہ نہاں در نہاں ہیں لیکن روحانی لحاظ سے ان کا انسان سے تعلق ہے چنانچہ دیوتوں اور دیویوں کو جو دوسرے لفظوں میں فرشتوں کے نام سے موسوم ہیں۔ اب تک ہندو مانتے ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں کہ خیر و شر پہنچانے کے لئے بہت سے ایسے وجود ہیں جو ان جسمانی آنکھوں سے نظر نہیں آتے اور چونکہ ہندوؤں کے دل میں جسمانیت نے اپنا گھر کر لیا ہے اور ہر چیز کو وہ جہرۃً مشاہدہ کرنا چاہتے ہیں اس لئے انہوں نے ان دیوتوں اور دیویوں کے مجسمے بنا لئے ہیں اور پتھر تراش کر انہیں مختلف پوشیدہ ہستیوں کی خیالی تصویر سمجھ لیا ہے۔ اور اس سے بھی آگے بڑھے اور خدا کی تصویر بنائی اور بت بنا کر انہیں خدائی صفات دے کر پوجنے لگے۔ غرض فرشتوں کو ہندو بھی دیوتوں اور دیویوں کے نام سے مذہباً تسلیم کرتے ہیں۔ اسی طرح پارسی بھی خیر و شر کے مظہر بہت سے نہاں در نہاں وجود مانتے ہیں۔ پھر یہود کو لو۔ اور عیسائیوں کے مذہب کی طرف توجہ کرو۔ ان کی کتابوں میں سینکڑوں مرتبہ کھلے لفظوں میں فرشتوں کا ذکر ہے اور بہت سے فرشتوں کے نام بھی انہی میں درج ہیں۔

اب جب کہ ہم نے ثابت کر دیا کہ تمام مذاہب اس عقیدہ پر متفق ہیں تو نتیجہ نکلا کہ واقعہ میں فرشتوں کا وجود ہے۔ ورنہ تمام مذاہب میں یہ اتفاق نہ ہوتا۔ مذاہب کا اتفاق ہی فرشتوں کے وجود کی بڑی زبردست دلیل ہے صرف وہم پر اس کی بنیاد نہیں۔

دوسری دلیل۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ایک اصول بیان فرماتا ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ صادق اور سب سے زیادہ راستباز اور سب سے بڑھ کر ناراستی کا دشمن خود خدا تعالےٰ کا وجود باجود ہے کیونکہ وہ تمام سچائیوں کا سرچشمہ اور تمام صداقتوں کا منبع ہے۔ اس نے اپنی صداقت ظاہر کرنے کے لئے قرآن جیسی پاک کتاب نازل فرمائی۔ اور دنیا میں اعلان کر دیا کہ یہ کتاب میری صداقت کا اور میرے علم و حکمت کی ایک زندہ گواہ ہے کوئی شخص اس کتاب کی مثل لانے پر قادر نہیں۔ خواہ دنیا کے تمام عالم جن و انس اکٹھے ہو کر اس کی نظیر لانا چاہیں۔ مگر وہ کبھی قادر نہ ہوں گے۔ چنانچہ تیرہ سو برس سے دنیا اس اعلان کی صداقت کو دیکھ رہی ہے۔ آج تک کوئی شخص نہیں اٹھا جس نے قرآن مجید کی کسی ایک خوبی کا بھی کوئی نمونہ دکھایا ہو۔ پھر قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے آئندہ زمانہ کے متعلق بہت سی اہم خبریں قبل از وقت بیان فرمائیں جو اپنے وقت پر پوری ہوئیں اور پوری ہو رہی ہیں اور دنیا میں کوئی بڑا انقلاب نہیں آتا جس کے متعلق خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں اس کی پیشگوئی نہیں کی ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک زمانہ آتا ہے جب یاجوج ماجوج تمام دنیا پر چھا جاویں گے اور تمام زمین پر وہ پھیل جاویں گے۔ حالانکہ اس وقت یاجوج ماجوج کا نام کوئی مروج نہ تھا۔ کوئی ان کو جانتا بھی نہ تھا مگر آج بیسویں صدی پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ وہ یاجوج ماجوج آ گئے ہیں جن کی قرآن مجید نے پیشگوئی کی تھی۔ پھر اس صداقتوں کے منبع اور راستبازی کے سرچشمہ نے قرآن مجید میں فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں ایک کیڑا نکلے گا جو لوگوں کو کاٹے گا اور لوگ اس کے کاٹنے سے ہلاک ہو جاویں گے۔ اور تیرہ سو برس گزرنے پر وہ پیشگوئی پوری ہوتی ہے اور طاعون کا کیڑا قوموں کی قوموں کو چٹ کر رہا ہے۔ کیا یہ اس بات کا ثبوت نہیں؟ کہ قرآن حق ہے اور اس کا بھیجنے والا بھی حق ہے اور یقیناً ہے۔

سو جب قرآن مجید نے اپنی سچائی دنیا پر ثابت کر دی اور قرآن کے خدا کا اصدق الصادقین ہونا اظہر من الشمس ہو گیا تو فرشتوں کا وجود بھی کوئی مشتبہ امر نہ رہا۔ کیونکہ صادق قرآن مجید کھلے اور صاف لفظوں میں ان کے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــــ نون سین

کویتی سیاست

کویت میں ۱۹۸۶ء میں قومی اسمبلی کو برطرف کر دیا گیا تھا۔ عراق کے کویت پر حملے کے بعد جب عراق کو کویت سے نکال دیا گیا تو امیر کویت نے نیشنل کونسل کی تشکیل کی جس میں کچھ لوگ تو منتخب شدہ تھے اور کچھ ان کے اپنے مقرر کردہ۔ یہ نیشنل کونسل ۱۸ ماہ کے لئے قائم کی گئی تھی اور امیر نے یہ اعلان کیا تھا۔ کہ اکتوبر ۱۹۹۲ء میں قومی اسمبلی کے لئے انتخاب کرائے جائیں گے۔ اب وہاں پر سیاسی کارروائیاں جوڑ توڑ زیادہ زور شور سے شروع ہیں پانچ سیاسی پارٹیوں نے ایک اتحاد قائم کیا ہے جسکا مطالبہ یہ ہے کہ حکومت اپنی مالی پوزیشن کو پوری طرح واضح کرے۔ پریس کو مکمل آزادی جائے ٹریڈ یونینز کے جو قوانین لاگو ہیں ان کو ختم کیا جائے اور سیاسی پارٹیوں کو بھی مکمل آزادی ہونی چاہیئے۔ ان کا یہ بھی مطالبہ ہے کہ جو لوگ قدرتی کویتی ہیں۔ انہیں ووٹ دینے کا حق دیا جائے۔ قدامت پسند اسلامی پارٹی کے علاوہ باقی تمام پارٹیوں کا یہ بھی مطالبہ ہے کہ خواتین کو ووٹ کا حق دیا جانا چاہیئے حزب اختلاف اس بات کا بھی مطالبہ کر رہا ہے کہ کابینہ کے ارکان کی نصف تعداد پارلیمنٹ سے لی جانی چاہیئے۔ تاکہ فیصلہ کرنے کی حقیقی طاقت ان کے پاس موجود ہو حزب اختلاف اس بات کا دعوی کرتا ہے کہ اسے کویت کا مخالف نہ سمجھا جائے بلکہ ایک اصلاحی تحریک سمجھتے ہوئے اسکی باتیں مانی جائیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم اصلاحات کا مطالبہ کرتے ہیں اور اصلاحات میں بعض تبدیلیاں ناگزیر ہیں ہمیں کویت کی حفاظت کا اتنا ہی خیال ہے جتنا کسی اور شخص کو۔ اب جبکہ انتخابات قریب سے قریب تر آ رہے ہیں سیاسی فضا میں خاصی گرما گرمی پیدا ہو گئی ہے۔ متعدد کویتیوں نے اپنے آپ کو انتخاب لڑنے کے لئے پیش کیا ہے۔ اور کئی ایک نے اپنے منشور میں اقتصادی حالت کا بھی ذکر کیا ہے۔ اور جنگی قیدیوں کو واپس لانے اور خواتین کو ووٹ کا حق دینے کا بھی۔ زیادہ تر یہی تین چار مسائل سیاسی فضا میں گفت وشنید کا موضوع بنے ہوئے ہیں۔ گذشتہ ایام میں حکومت نے پریس پر سے سنسر کی پابندی اٹھالی تھی اور مقصد یہ تھا کہ انتخابات کی مہم کو پوری طرح جاری کیا جا سکے لیکن حزب اختلاف کا خیال ہے کہ ابھی تک کسی نہ کسی رنگ میں پریس پر پابندیاں جاری ہیں اور موجودہ سیاسی فضا میں اس بات کی ضرورت ہے کہ یہ ساری پابندیاں یکسر ختم کر دی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ اب بھی صحافیوں کو بعض باتوں کی سزائیں دی جاتی ہیں۔ اور حکومت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ جس اخبار کو چاہے بند کر دے موجودہ فضا میں حکومت کے حامیوں کا یہ خیال ہے کہ حزب اختلاف نے اپنی ضرورت سے زیادہ تشہیر کی ہے اور اس تشہیر میں اس بات کا خاص طور پر ذکر ہے کہ کویت میں انسانی حقوق کی پامالی بہت سے دیگر ممالک سے کہیں زیادہ ہو رہی ہے۔ بلکہ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ جتنے حقوق کی پامالی عراق کے ذریعے ہوئی تھی اب اس سے بھی زیادہ ہو رہی ہے۔ ایک پمفلٹ کے متعلق یہ جھگڑا ابھی چل رہا ہے کہ یہ پمفلٹ کس نے جاری کیا تھا۔ اگرچہ اس میں حزب اختلاف کی باتیں درج ہیں۔ مگر حزب اختلاف کا دعوی ہے کہ یہ پمفلٹ ان کا جاری کردہ نہیں ہے۔

برطانیہ کی نئی لائبریری

۱۹۷۲ء میں برطانیہ کی چھ مختلف لائبریریوں کو اکٹھا کر کے ایک اور لائبریری کے کمروں میں کتابیں سجا دی گئی تھیں۔ اب یہاں ڈیڑھ کروڑ کتابیں ہیں۔ ۱۵ لاکھ نقشے ہیں اور سات لاکھ پچاس ہزار ریکارڈ ہیں جنہیں سنا جا سکتا ہے اور چار کروڑ ٹکٹیں موجود ہیں۔ یہ وہ لائبریری ہے جہاں پر ۳۴ سال کارل مارکس نے مطالعہ کر کے اور اپنے تحریری کام کو جاری رکھتے ہوئے اپنی کتاب داس کیپٹل مکمل کی تھی اور یہی وہ جگہ ہے جہاں چارلس ڈکنس اور آسکر وائلڈ جیسے لوگ ادیب اور دانشور اکثر آیا کرتے تھے۔ اس کا آغاز ۱۸۵۷ء میں ہوا تھا اور اس وقت سے لے کر اس ریڈنگ روم کو دنیا کا ایک مثالی ریڈنگ روم کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ یہاں ساری دنیا سے کتابیں لائی جاتی رہی ہیں۔ لیکن اب اس بات کا احساس بڑھ رہا ہے کہ یہ حصہ اتنا وسیع نہیں جتنا کہ اسے ہونا چاہیئے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ ۱۹۹۶ء تک اس لائبریری کیلئے تقریباً ایک میل کے فاصلے پر ایک اور عمارت بنائی جائے گی۔ جو مغربی یورپ میں سب سے بڑی عمارت ہو گی اور اس میں اتنی زیادہ کتابیں موجود ہوں گی کہ کسی اور جگہ پر اس تعداد میں کتابیں نہیں ملیں گی۔

آج کی برٹش لائبریری جس کا آغاز ۱۹۷۲ء میں ہوا تھا۔ اب ۱۹۹۶ء میں کسی اور جگہ منتقل ہو جائے گی۔ اس وقت انیس ایسے مقامات ہیں جو لندن اور یارک شائر میں کتابوں کے رکھنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ لیکن جب یہ سب کتابیں ایک چھت کے نیچے آجائیں گی تو یقیناً یہ کتابوں کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہو گا اس عمارت پر کتنا خرچ آئے گا۔ اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ پچاس کروڑ پاؤنڈ اس کی عمارت پر خرچ ہوں گے اور جب یہ عمارت مکمل ہو جائے گی تو کتابوں کی الماریوں کی لمبائی تین سو کلو میٹر ہو گی آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ تین سو کلو میٹر الماریوں میں کتنی کتابیں رکھی جائیں گی۔

یلسن کی مخالفت

الیگزینڈر رسکوئی جو روس کی ریاست کے نائب صدر ہیں نے یہ کہتے ہوئے کہ بورس یلسن کی اقتصادی پالیسیاں ملک کے لئے ہلاکت کا درجہ رکھتی ہیں اپنے آپ کو ان لوگوں میں شامل کر لیا ہے جو حکومت کی اپوزیشن کا رول ادا کر رہے ہیں۔ قوم پرست پارٹیوں کو متحد کر کے یلسن حکومت کی غلط پالیسیوں سے لوگوں کو آزاد کرنے کی مہم چلائی جا رہی ہے یہ افغان جنگ کے ہیرو ہیں۔ اور فوج میں ان کی خاص مقبولیت ہے۔ انہوں نے یہ اپیل ایک روسی قومی پارٹیوں کے جلسے میں کی۔ انہیں مارکیٹنگ کے ذریعے اقتصادیات میں جلدی جلدی اصلاحات لانے سے اختلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایک ایسے مقام پر پہنچ چکے ہیں جہاں ہمیں اپنی ریاست کے مستقبل کی ذمہ داری سنبھالنی چاہیئے اور اپنی ساری کوششوں کو اس بات پر مرکوز کر دینا چاہیئے کہ ہمارا ملک زندہ و سلامت رہے انہوں نے کہا کہ اس کا ایک اور سب سے بڑا حل یہ ہے کہ ایک سال کے لئے اقتصادی ایمرجنسی کا اعلان کر دیا جائے۔

الیگزینڈر اسکوئی کو یلسن نے اپنے ساتھی کے طور پر منتخب کیا تھا۔ اور ان کی جیت سے رسکوئی بھی نائب صدر بن سکے تھے۔ اس وقت یلسن کے پیش نظر یہ بات تھی کہ رسکوئی کو فوج میں خاص پذیرائی حاصل ہے اور اس طرح وہ ان کے خیالات کو ہموار کرنے میں کامیاب رہیں گے

ترکی اور ایران کی جدوجہد

سوویت یونین کی ٹوٹ پھوٹ کے بعد جن ریاستوں نے آزادی کا اعلان کیا ہے۔ ان کے ساتھ دوستی اور بہتر روابط کے لئے ترکی اور ایران دونوں کوشش کر رہے ہیں خاص طور پر ایسی ریاستوں سے روابط کے لئے جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے لیکن ان دونوں کے بالمقابل امریکہ بھی اس کوشش میں مصروف ہے کہ وہ ان ریاستوں کو اپنی مرضی کے مطابق دوسروں سے تعلقات قائم کرنے کا موقعہ دے۔ مثلاً ایران کے ساتھ امریکہ کے تعلقات زیادہ بہتر نہ ہونے کی وجہ سے امریکہ یہ کوشش کر رہا ہے کہ مسلمان ریاستوں کے ترکی سے تو تعلقات بہتر ہو جائیں۔ لیکن ایران کو وہ اپنے نزدیک نہ آنے دیں۔ امریکہ کے وزیر خارجہ جیمز بیکر نے حال ہی میں تاجک کے صدر رحمان نبی الیف سے گفت وشنید کی اور کہا جاتا ہے کہ اس گفت وشنید سے دونوں مطمئن تھے۔ اس گفت وشنید کے دوران یقیناً یہ بات پیش کی گئی ہو گی کہ ایران کی بجائے تاجک کو ترکی کے ساتھ تعلقات قائم کرنے چاہئیں۔ اس گفتگو کے دوران نیوکلیئر اسلحہ کے پھیلاؤ کے متعلق بھی باتیں ہوئیں چنانچہ تاجک کے صدر نے جیمز بیکر کو اس بات کا یقین دلایا کہ ان کے ملک نے یورینیم کبھی کسی بیرونی ملک کو فروخت نہیں کیا۔ ان دونوں ممالک نے اس بات پر بھی اتفاق کیا کہ وہ تجارت کے سلسلے میں برآمدات پر پوری طرح نظر رکھیں گے۔ جیمز بیکر نے امریکہ کے ارادوں سے تاجک صدر کو آگاہ کیا اور کہا کہ امریکہ چاہتا ہے کہ انسانی حقوق کی حفاظت کی جائے۔ تمام ممالک کی سرحدیں قائم رکھی جائیں آزادانہ انتخاب کروائے جائیں اور منڈیوں کی آزاد تجارت میں حصہ لیں۔

تاجکستان کی آبادی تو پچاس لاکھ کے قریب ہے اور کہا جاتا ہے کہ سابق سوویت یونین کی ریاستوں میں یہ سب سے زیادہ غریب ریاست ہے اور واشنگٹن نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ اپنی اس غربت کی وجہ سے اس بات کا امکان ہے کہ تاجکستان اسلامی بنیاد پرستوں کے ہاتھوں میں چلا جائے۔ یہ بات بھی تعلقات پر اثر انداز ہو گی کہ تاجکستان میں فارسی ہی ذرا سے اختلاف کے ساتھ بولی جاتی ہے اور فارسی ترکی کی نہیں بلکہ ایران کی زبان ہے۔

بقیہ: ص۵ سے آگے

کہاں سے آگیا۔ بے دریغ اور بے ضرورت روپیہ پتنگوں کی شکل میں اڑایا گیا۔ بسنت کے روز جدھر نظر گئی مکانوں کی چھتوں پر سبھی چھوٹے بڑے۔ مرد عورت۔ بچے جوان چڑھے ہوئے لگی اور ڈھول بجاتے۔ گڈیاں پکڑتے اور اڑاتے پائے گئے۔ ایک جنون کی سی کیفیت دیکھی۔ لاکھوں کروڑوں روپیہ ایک ہی دن میں بسنت کی نظر ہو گیا۔ سوچتا ہوں اگر یہی رقم کسی کار خیر پر خرچ ہوتی تو کیا خوب ہوتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالباسط شاہد

ظالم کامیابی کا مُنہ نہیں دیکھتا

سوویت یونین کا دنیا کے نقشہ سے غائب ہو جانا موجودہ صدی کا ایک نہایت اہم اور دور رس نتائج پیدا کرنے والا واقعہ ہے۔ ہماری جماعت بخوبی جانتی ہے کہ اس کے آسمانی محرکات و وجوہ ہیں تاہم عام قانون کے مطابق بھی اس کی متعدد وجوہ ہیں جن میں سے دھاندلی اور ناانصافی ایک بہت بڑی وجہ ہے۔

آہنی پردہ اُٹھنے کے بعد مغربی دنیا کے ایک معتبر و ثقہ رسالہ کی تحقیق کے مندرجہ ذیل امور یہ ثابت کرنے کے لئے بہت کافی ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے ہاں کسی خاص حکمت سے دیر تو ہو سکتی ہے مگر اندھیر ہرگز نہیں ہوتا۔

رومانیہ کے کمیونسٹ ڈکٹیٹر ۲۵ سال تک دنیا کے کسی بھی عیاش بادشاہ سے زیادہ عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتے رہے۔ جب کہ ان کے ملک کے عوام خوفناک غربت و تنگ دستی کی زندگی گزارنے پر مجبور تھے۔

مشرقی جرمنی کے حکمران ٹولے (پولٹ بیورو) کے ۲۳ اراکان کی ۲۱۸.۷ ایکڑ رقبہ پر مشتمل کالونی برلن سے ۱۵ کلومیٹر کے فاصلہ پر تھی۔ اس "جنت ارضی" کے ارد گرد خوفناک مسلح پولیس دن رات برابر گشت کرتی تھی۔ ان محلات میں دنیا کے تختہ پر پائی جانے والی ہر سہولت ہر قیمت پر دور و نزدیک سے سفارتی مراعات کے ماتحت مہیا کی جاتی تھی۔ اس امر کا اندازہ اس بات ہی سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ وزیر اعظم باغات کے بہت شوقین تھے ان کے اس شوق کی وجہ سے تین زرعی ماہر ہر وقت ڈیوٹی پر موجود رہتے تھے۔

کمیونسٹ پارٹی کے سربراہ کو تیز رفتار کاروں کا بہت شوق تھا۔ ان کی سات کاروں میں ۵۵۰۰۰ ڈالر کی جیگار اور ۹۵۰۰۰ ڈالر کی مرسڈیز شامل تھی۔

اس کالونی کی عام دیکھ بھال پر ۳۲ ملین ڈالر سالانہ خرچ ہوتے تھے۔ جب کہ عام آدمی کو "ملک و قوم" کی خاطر قربانی کی تلقین کرتے ہوئے بنیادی سہولتوں سے محرومی پر قانع رہنے کی تلقین کی جاتی تھی۔ اس رسالہ کے مطابق ان کی مثال جرمن محاورے کے مطابق 'پانی کی تبلیغ مگر خود شراب کا استعمال' کی تھی۔ پراگ کی ایک سات منزلہ شاندار عمارت کی نچلی دو منزلیں سٹور کے نام سے پہچانی جاتی تھیں جہاں حکمران اپنی بیگمات اور سکرٹریوں کے ہمراہ عام لوگوں کی نظر میں آئے بغیر اپنے ذوق خریداری کی تسکین کر سکتے تھے۔ یہاں کسی مطلوبہ چیز کے نہ ملنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ کیونکہ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے سفارت خانے سپلائی لائن کا کام کرتے ہوئے ہر چیز وافر مقدار میں مہیا کرنے کی خدمت پر کمربستہ رہتے تھے۔ کمیونسٹ معاشرہ میں رشوت بھی زوروں پر تھی۔ بہتر ملازمت یا پسندیدہ رہائش گاہ حاصل کرنے کے لئے منہ مانگی رشوت وصول کرنا کوئی غیر معمولی بات نہ تھی۔

"آزاد پولینڈ" نامی تنظیم کے ایک رہنما بتاتے ہیں کہ اس قسم کی دھاندلیوں اور مظالم کا اخبارات میں ذکر نہ ہونے کی یہ وجہ نہیں کہ سب ٹھیک ہے بلکہ ہمارے سرخیے ایسی خبروں اور سکینڈلوں کو دبانے کے بہت ماہر ہیں۔ بدمعاملگی اور دھاندلیوں کے واقعات اتنے زیادہ اور اتنے خوفناک تھے کہ جب پولینڈ کی حکومت "سالیڈ یریٹی" کی عوامی تحریک کے زور سے مجبور ہو کر انہیں حکومت میں شامل کرنے پر تیار ہو گئی تو ان کی ایک ہی شرط تھی۔ کہ دھاندلی کے پچھلے واقعات بھلا دیئے جائیں یا انہیں تحفظ دے دیا جاوے۔

وارسا کے کمیونسٹ میئر۔ پلیز اور اُرکیٹک نے اپنی ایک کمپنی بنائی ہوئی تھی جو ہر ٹھیکہ پر اپنا مقررہ حصہ پہلے ہی وصول کر لیا کرتی تھی۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ پولینڈ کے ایک جنرل ایک دن اس حال میں دیکھے گئے کہ وہ سارا دن لفٹ میں اُوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر جاتے رہے۔ شراب کی کثرت کی وجہ سے انہیں لفٹ سے باہر نکلنے کی ہوش ہی نہیں تھی۔ ایک اور جنرل نے اپنی کمانڈ پوسٹ ایک شاندار ہوٹل میں بنائی ہوئی تھی جہاں دن بھر شراب اور ہوٹل کے ملازمین کے ساتھ جنگی چالیں چلتے اور غور و فکر فرماتے رہتے تھے۔ اس حکومت کے ایک وزیر نے جب امور مملکت میں سر کھپانے میں دشواری محسوس کی تو تمام فائلیں ان کی تین منتخب سکرٹریوں کی خدمت میں پیش ہونے لگیں اور وہی تمام امور مملکت کے سیاہ و سفید کی مالک تھیں۔

وزارتِ دفاع کے ایک عہدیدار نے فوج کے سٹاف اور سرکاری خزانے سے اپنا نو کمروں کا ایک محل اور ۸۵ میل رقبہ پر شکار ریزرو تعمیر کروایا۔ یہ ایک مثال ہے۔ ویسے ہر پارٹی لیڈر اور حکمران اس معاملہ میں ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی دن رات کوشش کرتے رہتے تھے۔

ٹاؤن کونسل کے ایک عہدیدار نے ایک باموقعہ پلاٹ نہایت سستے داموں خرید کر ۱۲۰۰ فیصد منافع پر آگے بیچ دیا۔ جب یہ بات اس کے کسی مخالف کو معلوم ہوئی اور اس نے اسے عوام کے سامنے رکھنے کا ارادہ ظاہر کیا تو اوّل الذکر کونسلر نے ۹ لاکھ ڈالر کی خرد برد کا انکشاف کرنے کی دھمکی دے کر معاملہ رفت گزشت کرا دیا۔

بلغاریہ کے حکمران جنہیں سرکاری ذرائع ابلاغ ایک ایسے مسیحا کے روپ میں پیش کرتے تھے۔ جس نے ایک نہایت پسماندہ ملک کو ایک ترقی یافتہ "صنعتی" ملک میں تبدیل کر دیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ دانشور حکمران اپنی طالب علمی کے زمانہ میں ساتویں جماعت سے آگے نہیں جا سکے تھے مگر اپنے عروج کے زمانہ میں انہوں نے ۵۰ کتب تصنیف کروائیں جو میگزین کے مطابق کسی گمنام بھوت کا کارنامہ تھا۔ ان کتب میں سے بعض کا غیر ملکی زبانوں میں ترجمہ بھی ہو گیا اور ڈکٹیٹر صاحب کو پندرہ ملین لیوا بطور رائلٹی وصول ہوئے اس معاوضہ کو کم سمجھتے ہوئے انہوں نے ۸۰ پونڈ سونا ملکی خزانے سے ہتھیا لیا اس ڈکٹیٹر کے ملک کے مختلف مقامات پر ۳۴ ایسے سربفلک محلات تھے۔ کہ اس ملک کے تمام بدنام بادشاہ مل کر بھی ایسے محلات تعمیر نہ کروا سکے تھے کمیونسٹ کرپشن یعنی دھاندلی میں نکولس کا نام بہت "اُونچا" ہے اس کے رومانیہ میں ۸۰ سے زیادہ محلات تھے جن میں سے ۲۴ کے ساتھ وسیع و عریض شکار گاہیں بھی تھیں۔ جو سال بھر اس خیال سے گرم رکھی جاتی تھیں کہ شائد کسی وقت اسے یا اس کی خوبصورت بیوی الینا کو وہاں جانے کا شوق آئے۔ یہ اس ملک کی بات ہے جہاں ایک فیصد رہائشی مکانوں میں بھی گرم پانی کی سہولت میسر نہیں ہے اور بجلی کئی کئی دنوں تک غائب رہتی ہے اقربا پروری کا یہ حال تھا کہ چیئرمین نیشنل کونسل فار سائنس اینڈ ٹیکنالوجی اپنے طالب علمی کے زمانہ میں پانچویں درجہ سے ہی بھاگ گئے تھے مگر انہیں یہ کوالیفکیشن یا وجہ استحقاق (جیسے آج کل ہمارے ہاں میرٹ کہا جانے لگا ہے) حاصل تھی کہ وہ ڈکٹیٹر کی بیگم کے ایک قریبی عزیز تھے۔ ڈکٹیٹر مذکور کے پانچویں نمبر کے بھائی بھی اہم سرکاری مناصب پر فائز تھے۔ اور ان کے سب سے چھوٹے بیٹے NICO نکو کے متعلق ملک کے ایک مشہور سماجی کارکن اور وکیل کا بیان ہے۔ کہ وہ کسی ہوٹل میں جا گھستے اور وہاں اگر کسی عورت پر ان کی نظر رک جاتی تو سارا ہوٹل بحکم سرکار خالی کروا لیا جاتا تھا۔ اور اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ کہ اس طرح دھکے کھا کر نکل جانے والوں میں اس عورت کا خاوند بھی شامل ہے یا نہیں سوائے اس کے کہ اسے سب سے پہلے ہوٹل چھوڑنے کی سہولت مہیا کر دی جاتی تھی۔

میاں محمد ابراہیم

بسنت کا تہوار

بچپن میں ہم بسنت کو محض ایک موسمی تقریب سمجھتے تھے۔ سرسوں پھولتی تھی تو زرد رنگ ہر طرف بھلا لگتا تھا۔ سردی کی شدت ٹوٹتی تھی۔ اور بہار کا سماں آ جاتا تھا۔ موسم خوشگوار ہو جاتا تھا اور طبیعت میں ٹھہراؤ آ جاتا تھا۔ سردی کی کپکپی ختم اور دھوپ میں حدت سرایت کر آتی تھی۔

معلوم نہیں کم از کم مجھے یاد نہیں کہ آج سے ساٹھ ستر سال پہلے پتنگ بازی کا بھی اس تہوار میں ایسے ہی والہانہ انداز میں عمل دخل تھا جس سے لاہور کے باسیوں کو سرشار اور منہمک میں نے ان دنوں میں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ احمدی افراد کی قومی اور مذہبی تقاریب میں لغویاتیں (بے ضرورت فضول خرچی) مفقود ہوتی ہیں۔ لیکن جوش و جذبہ اور عقیدت کا عنصر غالب ہوتا ہے۔ جلسے اور تقریبات منعقد ہوتی ہیں۔ جن میں ہم محبت اور عقیدت سے تقریریں کرتے اور سنتے ہیں۔ اخبارات میں ان جلسوں کی رپورٹیں چھپتی ہیں۔ رات کو چراغاں ہوتا اور اس طرح وقار اور سلیقہ سے ہم لوگ ان تقاریب میں شریک ہوتے ہیں۔

یہ بسنت معلوم نہیں کہاں سے آئی۔ جو منانا ہر شخص کے لئے واجب ہو گیا۔ ہم نے کبھی اسکے تاریخی پس منظر میں غور نہیں کیا۔ بس اسکو اپنی قومی زندگی کا ایک جزو لاینفک بنا لیا ہے۔ میں نے بسنت کو ایک ایسے علاقہ میں دیکھا۔ جو عام طور پر پڑھے لکھے اور کھاتے پیتے طبقہ کا مسکن شمار ہوتا ہے۔ ان کھاتے پیتوں کے پاس معلوم نہیں کہ اتنا پیسہ

باقی صـ۶ـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

سوال :۔ حضرت بانی سلسلہ (آپ پر سلامتی ہو) کے وہ بزرگ جو سب سے پہلے فارس سے ہندوستان آکر آباد ہوئے ان کا نام کیا تھا اور وہ کس بادشاہ کے زمانے میں ہندوستان آئے؟

جواب :۔ ان کا نام مرزا ہادی بیگ تھا جو کہ نہ صرف خود شاہی خاندان کے چشم و چراغ تھے بلکہ خود بابر بادشاہ سے خاندانی قرابت تھی اور اسی کے زمانے میں ہندوستان میں آباد ہوئے۔

سوال :۔ حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) کے آباء و اجداد ہندوستان ہجرت کرنے کے بعد کس علاقے میں آباد ہوئے اور اس کا نام قادیان کس طرح بنا؟

جواب :۔ حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) کے جدِّ امجد مرزا ہادی بیگ صاحب پنجاب کے علاقے ماجھ میں آکر آباد ہوئے اور یہاں ایک چھوٹی سی اسلامی ریاست قائم ہو گئی جو وسیع رقبہ پر پھیلی ہوئی تھی۔ اس علاقے کا نام مرزا ہادی بیگ صاحب نے اسلام پور رکھا اور بعد میں یہ اسلام پور قاضی ماجھی کے نام سے مشہور ہوا۔ رفتہ رفتہ اسلام پور کا نام لوگوں کو بھول گیا۔ صرف قاضی ماجھی رہ گیا۔ پھر صرف قاضی رہ گیا۔ قاضی بگڑ کر قادی بن گیا۔ اور پھر قادیان نام پڑ گیا۔

سوال :۔ حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) کے دادا اور پردادا کا نام بتائیں؟

جواب :۔ آپ کے پردادا کا نام مرزا گل محمد صاحب تھا اور آپ کے دادا کا نام مرزا عطا محمد صاحب تھا۔

سوال :۔ حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) کے والد، والدہ اور بڑے بھائیؑ کا نام بتائیں؟

جواب :۔ حضرت اقدس کے والد صاحب کا نام مرزا غلام مرتضیٰ صاحب تھا۔ اور والدہ صاحبہ کا نام چراغ بی بی صاحبہ تھا۔ بڑے بھائیؑ کا نام غلام قادر صاحب تھا۔

سوال :۔ حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) کس تاریخ کو کہاں پیدا ہوئے۔ پیدائش کے متعلق خاص بات کیا تھی؟

جواب :۔ آپ ۱۴ شوال ۱۲۵۰ھ بمطابق ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء بروز جمعہ طلوع فجر کے بعد قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ کی پیدائش کی خاص بات یہ تھی کہ آپ حضرت محی الدین ابن عربیؒ کی خبر کے مطابق توام پیدا ہوئے تھے۔ اور آپ کے ساتھ پیدا ہونے والی بہن کا نام جنت بی بی تھا۔

سوال :۔ حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) کے کُل کتنے بہن بھائی تھے؟

جواب :۔ آپ پانچ بہن بھائی تھے سب سے بڑی ہمشیرہ مراد بیگم تھیں۔ اُن سے چھوٹے مرزا غلام قادر صاحب تھے۔ اُن سے چھوٹے بھائی بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ ان کے بعد حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) اور اُن کے ساتھ توام پیدا ہونے والی بہن تھیں جو کہ بہت جلد فوت ہو گئی تھیں۔

سوال :۔ حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) کی پیدائش کے وقت ہندوستان کے کیا حالات تھے؟

جواب :۔ حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) کی ولادت سے تین برس قبل تیرھویں صدی کے مجدد سیّد احمد بریلویؒ بالاکوٹ میں شہید ہو چکے تھے اور پنجاب کے سوا سارے ہندوستان میں انگریزوں کا زور تھا۔ عیسائیت کا سیلاب پورے ہندوستان پر محیط ہو رہا تھا۔ پنجاب میں گو سکھوں کی حکومت تھی لیکن ۱۸۳۵ء میں انگریزی مملکت کی سرحد پر لدھیانہ یعنی پنجاب کے ایک شہر میں پہلا عیسائی مشن قائم کیا جا چکا تھا۔

سوال :۔ حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) نے تعلیم کہاں پر حاصل کی؟

جواب :۔ آپ نے اس زمانہ کے دستور کے مطابق گھر ہی میں تین اساتذہ سے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔

سوال :۔ حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) کے بچپن کے اساتذہ کے نام کے بارے میں خاص بات کیا تھی؟

جواب :۔ اساتذہ کے نام میں "فضل" کا لفظ شامل تھا۔ پہلے استاد فضل الٰہی اور دوسرے فضل احمد تھے۔

سوال :۔ بچپن میں حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) کس قسم کے کھیلوں میں شریک ہوتے تھے؟

جواب :۔ آپ اعتدال کے ساتھ اور مناسب حد تک ورزش اور تفریح میں حصہ لیتے تھے۔ آپ نے بچپن میں تیرنا سیکھا تھا۔ اور کبھی کبھی قادیان کے کچے تالابوں میں تیرا کرتے۔ اسی طرح اوائل عمر میں گھڑ سواری بھی سیکھی مگر آپ کی زیادہ ورزش پیدل چلنا تھا۔

سوال :۔ نحو، منطق اور حکمت آپ نے کس استاد سے پڑھیں؟

جواب :۔ یہ مضامین آپ نے سیّد گل علی شاہ صاحب سے پڑھے۔

سوال :۔ طبابت میں آپ کے استاد کون تھے؟

جواب :۔ آپ کے والد مرزا غلام مرتضیٰ صاحب۔

۱۸۵۶ء تا ۱۸۶۶ء

سوال ۔ ۱۸۶۰ء یا ۱۸۶۵ء میں حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) کے والد نے گورداسپور کی عدالت میں زمین کے مالک ہونے کی حیثیت سے درختوں کی ملکیت کا دعویٰ کیا تھا اس کی پیروی میں حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) نے کیا موقف اختیار کیا؟

جواب ۔ آپ نے فرمایا تھا درخت کھیتی کی طرح ہوتے ہیں غریب لوگ کاٹ لیں تو کیا حرج ہے اس لئے یہ مطلقاً ہمارے نہیں، ہمارا حصہ ہو سکتے ہیں۔ آپ کی راست گوئی کی بنا پر موروثیوں کے حق میں فیصلہ دے دیا گیا۔

سوال ۔ حضرت مرزا سلطان احمد حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) کے قرآن مجید کے مطالعے کے بارے میں کیا فرماتے تھے؟

جواب ۔ حضرت مرزا سلطان احمد نے فرمایا تھا کہ آپ کے پاس ایک قرآن مجید تھا اس کو آپ نشان کرتے رہتے انہوں نے کہا میں بلا مبالغہ یہ کہہ سکتا ہوں کہ شاید دس ہزار مرتبہ آپ نے اس کو پڑھا ہو۔ یہ غور و فکر سطحی نہیں ہوتا تھا بلکہ قرآن مجید کے لفظ کا باریکیوں تک گہرا غور و فکر فرماتے۔

سوال ۔ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب اپنے والد کی زندگی کے بارے میں کیا فرماتے تھے؟

جواب ۔ آپ فرماتے تھے کہ "والد صاحب (حضرت بانی سلسلہ) نے اپنی عمر ایک مغل کے طور پر نہیں گذاری بلکہ فقیر کے طور پر گزاری۔" یہ فقرہ آپ کی پوری زندگی کی مختصر مگر جامع تصویر ہے۔

سوال ۔ اس زمانے کی آپ منکسر المزاجی اور حسن اخلاق کی کوئی مثال بیان کریں۔

جواب ۔ ایک دفعہ آپ کو بٹالہ یکہ پر جانا تھا راستے میں آپ کو ایک کام یاد آ گیا اور آپ یکہ سے اتر کر پیدل واپس آ گئے اتنے میں یکے والے کو نئی سواری مل گئی اور وہ چلا گیا۔ اور آپ کو پیدل بٹالہ جانا پڑا اس واقعے کا علم جب کنہیا لعل صراف کو ہوا تو اس نے یکے والے کو پیٹا اور برا بھلا کہا جب حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) کو اس واقعے کا علم ہوا تو آپ نے ان صاحب سے کہا "تم اس سے معافی مانگو تم نے اسے کیوں مارا"۔

سوال ۔ جب آپ مقدمات کے لئے روانہ ہوتے تو آپ کے ہمراہ کون ہوتا تھا؟

جواب ۔ ان سفروں میں آپ کے ہمراہ آپ کے قدیم خدام میں سے مرزا اسمٰعیل بیگ صاحب یا مرزا دین محمد صاحب یا میاں غفار یکہ بان ہوتے تھے۔

سوال ۔ سواری کے لئے گھوڑا اگر ایک ہوتا تو آپ کیسے سفر کرتے تھے؟

جواب ۔ آپ کے ہمراہ جو بھی ہوتا تھا نصف راستے حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) سوار ہوتے تھے اور نصف راستے وہ ہمراہی سواری کرتے تھے۔

سوال ۔ بٹالہ میں آپ کی رہائش اور کھانے کا کیا انتظام تھا؟

جواب ۔ آپ ایک بالاخانہ میں قیام فرماتے۔ وہاں پہنچ کر دو پیسے کی روٹی منگوا لیتے۔ ایک روٹی کے چوتھائی ریزے پانی کے ساتھ کھا لیتے اور باقی روٹی اور دال وغیرہ جو ساتھ ہوتی خدمت گار کو دے دیتے۔

سوال ۔ سفر پر روانگی کے وقت آپ کا کیا معمول تھا؟

جواب ۔ سفر پر جانے سے قبل دو رکعت نفل پڑھ لیتے تھے۔

سوال ۔ سفر سے واپس تشریف لاتے ہوئے آپ کا کیا معمول ہوتا تھا؟

جواب ۔ آپ کبھی موڑ پر یا کبھی قادیان کے نزدیک ایک باغ میں اتر جاتے قادیان میں کبھی سوار ہونے کی حالت میں تشریف نہیں لائے۔

سوال ۔ ڈلہوزی کے سفر کے بارے میں آپ کے تاثرات سے کیا اندازہ ہوتا ہے؟

جواب ۔ آپ فرماتے تھے کہ "جب کبھی ڈلہوزی جانے کا مجھے اتفاق ہوتا تو پہاڑوں کے سبزہ زار حصوں اور بہتے ہوئے پانیوں کو دیکھ کر بے اختیار اللہ تعالیٰ کی حمد کا جوش پیدا ہوتا اور عبادت میں ایک مزہ آتا اور میں دیکھتا تھا کہ تنہائی کے لئے وہاں اچھا موقع ملتا ہے"۔

بقیہ : ص۳ سے آگے

وجود کو تسلیم کرتا ہے اور اصدق الصادقین خدا ان کی ہستی کو پیش کرتا ہے

غرض فرشتوں کے وجود کی دوسری دلیل یہ ہے کہ ان کا ذکر قرآن مجید میں ہے اور جب قرآن مجید کی بے نظیری اور مکمل کتاب ہونے اور اس کی پیشگوئی کے عین وقت پر پورا نکلنے نے یہ ثابت کر دیا کہ قرآن سراسر حق ہے تو پھر فرشتوں کی ہستی اور ان کا وجود بھی ثابت ہو گیا کیونکہ اس قرآن نے جو سراسر حق ہے۔ ان کا ذکر کیا ہے۔ اور ان کے وجود کو تسلیم کیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفیٰ تبسم

کھیل اور کھلاڑی

ورلڈ کپ کرکٹ ٹورنامنٹ ۱۹۹۲ء میں مقابلوں کا پروگرام

پانچواں ورلڈ کپ ون ڈے کرکٹ ٹورنامنٹ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں ۲۲، فروری سے شروع ہو چکا ہے۔ ابتدائی افتتاحی میچ میں نیوزی لینڈ نے حیران کن طور پر دفاعی چیمپئن آسٹریلیا کو ہرا دیا۔ اگلے دن پاکستان اپنا پہلا میچ ویسٹ انڈیز سے ہار گیا۔ میچوں کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ اس کا پروگرام ذیل میں دیا جا رہا ہے۔

جنوبی افریقہ کی نویں ٹیم کی حیثیت سے ۱۹۹۲ء کے ورلڈ کپ کرکٹ مقابلوں میں شمولیت کے بعد نظر ثانی شدہ ڈرا ز یہ ہیں۔

★ ۲۲، فروری انگلینڈ بمقابلہ بھارت ڈے اینڈ نائٹ (پرتھ آسٹریلیا) (انگلینڈ اس مقابلہ میں نو رنز سے جیت گیا۔ انگلینڈ ۵۰، اوورز میں ۹، کھلاڑی آؤٹ ۲۳۵، رنز اور بھارت ۴۹ء۲ اوورز میں ۲۲۶، رنز تمام کھلاڑی آؤٹ)

★ ۲۲، فروری۔ نیوزی لینڈ بمقابلہ آسٹریلیا (آک لینڈ)
(نیوزی لینڈ نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے چھ وکٹ کے نقصان پر ۲۴۸، رنز بنائے جس کے جواب میں آسٹریلیا نے ۲۱۱، رنز بنائے اور تمام کھلاڑی آؤٹ ہو گئے۔ اس طرح یہ میچ جو کہ ورلڈ کپ ۱۹۹۲ء کا پہلا میچ تھا نیوزی لینڈ نے ۳۷، رنز سے جیت لیا۔ یاد رہے کہ آسٹریلیا دفاعی چیمپئن ہے)

★ ۲۳، فروری کو ویسٹ انڈیز بمقابلہ پاکستان (ملبورن آسٹریلیا)
(پاکستان اس میچ میں دس وکٹ سے ہار گیا۔ پاکستان نے دو وکٹ پر ۲۲۰ رنز بنائے اور ویسٹ انڈیز نے بغیر کسی نقصان کے ۲۲۱، رنز بنا کر میچ جیت لیا)۔

★ ۲۳، فروری سری لنکا بمقابلہ زمبابوے (نیو پلے ساؤتھ نیوزی لینڈ)
(زمبابوے نے پہلے کھیلتے ہوئے چار وکٹ کے نقصان پر ۳۱۲، رنز بنائے جس کے جواب میں سری لنکا نے ۴، گیندیں قبل ۳۱۳، رنز سات کھلاڑیوں کے نقصان پر بنا کر یہ میچ تین وکٹ جیت لیا۔

★ ۲۵، فروری نیوزی لینڈ بمقابلہ سری لنکا (ہملٹن نیوزی لینڈ)

★ ۲۶، فروری آسٹریلیا بمقابلہ جنوبی افریقہ ڈے اینڈ نائٹ (سڈنی آسٹریلیا) پاکستان بمقابلہ زمبابوے (ہوبرٹ آسٹریلیا)

★ ۲۷، فروری انگلینڈ بمقابلہ ویسٹ انڈیز ڈے اینڈ نائٹ (ملبورن آسٹریلیا)

★ ۲۸، فروری بھارت بمقابلہ سری لنکا (میکائے آسٹریلیا)

★ ۲۹، فروری ویسٹ انڈیز بمقابلہ زمبابوے (برسبین آسٹریلیا) نیوزی لینڈ بمقابلہ جنوبی افریقہ (آک لینڈ نیوزی لینڈ)

★ یکم مارچ آسٹریلیا بمقابلہ بھارت (برسبین آسٹریلیا) پاکستان بمقابلہ انگلینڈ (ایڈی لیڈ آسٹریلیا)

★ ۲، مارچ سری لنکا بمقابلہ جنوبی افریقہ (ولنگٹن نیوزی لینڈ)

★ ۳، مارچ نیوزی لینڈ بمقابلہ زمبابوے (ولنگٹن نیوزی لینڈ)۔

★ ۴، مارچ پاکستان بمقابلہ بھارت ڈے اینڈ نائٹ (سڈنی آسٹریلیا)

★ ۵، مارچ آسٹریلیا بمقابلہ انگلینڈ (سڈنی آسٹریلیا)

★ ۶، مارچ ویسٹ انڈیز بمقابلہ جنوبی افریقہ (کرائسٹ چرچ نیوزی لینڈ)۔

★ ۷، مارچ آسٹریلیا بمقابلہ نیوزی لینڈ (ایڈی لیڈ آسٹریلیا) بھارت بمقابلہ زمبابوے (ہملٹن نیوزی لینڈ)

★ ۸، مارچ پاکستان بمقابلہ جنوبی افریقہ (برسبین آسٹریلیا) نیوزی لینڈ بمقابلہ ویسٹ انڈیز (آک لینڈ نیوزی لینڈ)

★ ۹، مارچ انگلینڈ بمقابلہ سری لنکا (بیلارات آسٹریلیا)

★ ۱۰، مارچ زمبابوے بمقابلہ جنوبی افریقہ (کینبرا آسٹریلیا) ویسٹ انڈیز بمقابلہ بھارت (ولنگٹن نیوزی لینڈ)

★ ۱۱، مارچ آسٹریلیا بمقابلہ پاکستان ڈے اینڈ نائٹ (پرتھ آسٹریلیا)

★ ۱۲، مارچ نیوزی لینڈ بمقابلہ بھارت (ڈونیڈن نیوزی لینڈ) انگلینڈ بمقابلہ جنوبی افریقہ ڈے اینڈ نائٹ (ملبورن آسٹریلیا)

★ ۱۳، مارچ ویسٹ انڈیز بمقابلہ سری لنکا (بیری آسٹریلیا)

★ ۱۴، مارچ آسٹریلیا بمقابلہ زمبابوے (ہوبرٹ آسٹریلیا)

★ ۱۵، مارچ بھارت بمقابلہ جنوبی افریقہ (ایڈی لیڈ آسٹریلیا) پاکستان بمقابلہ سری لنکا (پرتھ آسٹریلیا) نیوزی لینڈ بمقابلہ انگلینڈ (ولنگٹن نیوزی لینڈ)

★ ۱۸، مارچ آسٹریلیا بمقابلہ ویسٹ انڈیز ڈے اینڈ نائٹ (ملبورن آسٹریلیا) انگلینڈ بمقابلہ زمبابوے (البوری آسٹریلیا) نیوزی لینڈ بمقابلہ پاکستان (کرائسٹ چرچ نیوزی لینڈ)

★ ۲۱، مارچ پہلا سیمی فائنل (آک لینڈ نیوزی لینڈ)

★ ۲۲، مارچ دوسرا سیمی فائنل (سڈنی آسٹریلیا)

★ ۲۵، مارچ فائنل (ملبورن آسٹریلیا)

بقیہ: ص ۱ سے آگے

اس کیڑے کے پاؤں پر آپ غور کریں تو عقل دنگ رہ جائے گی اور بغیر کسی شک کے ایک انسان صاحبِ علم ہو اور صاحبِ فراست ہو وہ دوبارہ یہ اعلان کرے گا اور ہزار بار یہ اعلان کرے گا کہ

بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز

تو خدا تعالیٰ کی صنعتوں میں تو ہر جگہ رحمانیت جلوہ گر دکھائی دیتی ہے۔ اور رحمانیت کو تخلیق میں ڈھالنے کے لئے علم کی ضرورت ہے کیونکہ تخلیق میں سائنس بھی ہے اور ٹیکنالوجی بھی ہے۔ یہ دو چیزیں اکٹھی ہو کر تخلیق میں ڈھلتی ہیں۔ علم کے بغیر تخلیق ممکن ہی نہیں ہے۔ پس علم جب درجۂ کمال کو پہنچا ہو تب تخلیق خوبصورت ہوتی ہے۔ اور اس کے باوجود تخلیق کوئی عملی جامہ نہیں اوڑھ سکتی یا عمل کی صورت میں ڈھل نہیں سکتی جب تک ساتھ ٹیکنالوجی بھی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کو، رحمان خدا کو علم کے بغیر رحمانیت کو تخلیق میں ڈھالنے کی استطاعت ہی نہیں ہو سکتی تھی اور سب سے زیادہ عالم وہ ہوتا ہے جو چیز کو خود بنانے والا ہے۔ دوسرے بھی سمجھتے ہیں اور سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کسی کے بنائے ہوئے ماڈل پر غور کرتے ہیں اور گہرائی میں اترنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن جو بنانے والا ہے اس سے بڑھ کر عالم دنیا میں کوئی نہیں ہو سکتا۔ پس رحمان میں علم بھی شامل ہے اور رحمٰن میں ہی تخلیق بھی شامل ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴؍ دسمبر ۱۹۹۰ء)

اعلاناتِ دار القضاء

(شیخ منیر احمد صاحب بابت ترکہ شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ)

○ مکرم شیخ منیر احمد صاحب ابن مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ۱۳- ٹمپل روڈ لاہور نے درخواست دی ہے کہ اُن کے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ اُن کا ایک مکان ۱۲/۱ دار الصدر غربی ربوہ میں واقع ہے۔ یہ مکان اُن کے ورثاء کے نام منتقل کیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

۱:۔ مکرم شیخ منیر احمد صاحب (بیٹا)
۲:۔ " شیخ نصیر احمد صاحب (-"-)
۳:۔ محترمہ رضیہ بشیر صاحبہ (بیٹی)
۴:۔ " وسیمہ بشیر صاحبہ (-"-)
۵:۔ " نعیمہ بشیر صاحبہ -"-
۶:۔ " عطیہ بشیر صاحبہ -"-
۷:۔ " منصورہ بشیر صاحبہ -"-
۸:۔ " انیسہ بشیر صاحبہ -"-
۹:۔ " صبیحہ بشیر صاحبہ -"-

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(بشیر محمود صاحب بابت ترکہ محمود احمد صاحب مختار)

○ مکرم بشیر محمود صاحب (مقیم یو۔کے) ابن مکرم محمود احمد صاحب مختار (سکنہ کوٹلی آزاد کشمیر) نے درخواست دی ہے کہ والد محترم وفات پا گئے ہیں ان کا پلاٹ ۸/۶ جو محلہ دار الرحمت ربوہ میں واقع ہے۔ خاکسار کے نام منتقل کر دیا جائے۔ والدہ محترمہ زرینہ محمود صاحبہ بھی وفات پا گئی ہیں۔ دیگر ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔ ان ورثاء کو درخواست سے اتفاق ہے:۔

۱: محترمہ منصورہ کریم الدین صاحبہ بیٹی
۲: " بشریٰ حفیظ صاحبہ -"-
۳: محترم بشیر محمود صاحب بیٹا
۴: محترمہ شگفتہ سلیم صاحبہ بیٹی
۵: " سیما محمود صاحبہ "
۶: محترم نصیر محمود صاحب بیٹا

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

بقیہ: ص ۶ سے آگے

کو مبارک بادی کا خط موصول ہوا جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے اس تعلق کو بے حد بابرکت بنائے، خوشبوؤں اور فضلوں سے معمور کرے اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ وزیر اعظم پاکستان نے کہا ہے کہ افغان جہاد کی کامیابی تک مجاہدین کو امداد ملتی رہے گی۔ یہ بات انہوں نے قاضی حسین اور گلبدین حکمت یار سے ملاقات کے دوران کہی۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان کی پالیسی تبدیل ہونے کا پروپیگنڈہ کرنے والے حکومت کے دوست نہیں دشمن ہیں۔

○ مسز بے نظیر بھٹو شریک چیئر پرسن پیپلز پارٹی نے فیصل آباد میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت بد اعمالیوں سے باز آجائے۔ بھارت سندھ میں کشمیر جیسے حالات پیدا کرنا چاہتا ہے لیکن حکمران خاموش ہیں۔ اور اندرون خانہ بھارتی موقف کی حمایت کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم عبوری حکومت چاہتے ہیں لیکن "بابا" کے بغیر۔

○ سندھ کے باغی رہنما جی ایم سید نے عدالت میں اقبال جرم کا فیصلہ کیا ہے انہوں نے کہا کہ بغاوت کا اعتراف ضرور کروں گا۔ چاہے موت کی سزا دے دی جائے۔

○ سپاہ صحابہ کے مرکزی جنرل سیکرٹری کو ڈپٹی کمشنر جھنگ کے دفتر سے گرفتار کر لیا گیا۔ سپاہ صحابہ کے رہنماؤں نے کہا ہے کہ حکومت انتخابات کی بوکھلاہٹ میں جھنگ کے حالات خراب کرنا چاہتی ہے۔

○ صوبہ سرحد میں بلدیاتی انتخابات ۱۶ رمئی ۱۹۹۲ء کو کراتے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ صوبائی کابینہ کے مطابق انتخابی شیڈول کا اعلان بھی جلد کر دیا جائے گا۔

○ کراچی کے مختلف علاقوں میں پولیس اور نامعلوم افراد کی فائرنگ، اغوا اور تشدد کے واقعات میں ۳ر نوجوان ہلاک اور ۷ ر زخمی ہو گئے۔

○ "متحدہ اسلامی محاذ" کے قیام پر جے یو پی اور جے یو آئی میں اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔

○ پاک قازقستان کے درمیان آپس کے تعلقات کے سلسلے میں ایک اعلان پر دستخط ہو گئے ہیں۔ جس میں کہا گیا ہے کہ دونوں ملک آزادی علاقائی سالمیت باہمی تجارت سائنسی اور ٹیکنیکی شعبوں میں ایک دوسرے سے تعاون کرینگے۔

○ جئے سندھ تحریک نے ایمنسٹی انٹرنیشنل سے اپیل کی ہے کہ وہ خصوصی عدالت میں تحریک کے لیڈر جی ایم سید پر چلنے والا غداری کا مقدمہ بند کرائے۔

○ کراچی میں کھیلی جانے والی ۱۴ ویں چیمپئنز ہاکی ٹرافی میں پاکستان نے آسٹریلیا کو صفر کے مقابلے میں ۲ گول سے ہرا دیا۔

○ جھنگ میں کلاشنکوفوں سے مسلح تین نامعلوم موٹر سائیکل سوار نقاب پوشوں نے ایک ہیڈ کانسٹیبل کو ہلاک کر دیا اور فرار ہو گئے۔

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

قائم شدہ ۱۹۷۸ء

پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور سے منظور شدہ — فون نمبر ۵۹۲

کلاسیں صبح و شام — بیکار نہ رہیئے ہنر سیکھئے

داخلہ جاری ہے

ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ ۔ الیکٹریشن
داخلہ کے لئے تعلیم مڈل / میٹرک
مدت کورسز ۶ ماہ (۳۰۰ گھنٹے)

امتحان حکومت لیتی ہے۔ اور وہی سند جاری کرتی ہے۔

کلاسیں ۹۲-۳-۱ سے شروع ہونگی

شیزان

پاکستان میں
تازہ پھلوں کی مصنوعات
بنانے والا
سب سے بڑا ادارہ

Shezan International Ltd., Lahore-Karachi.

adcom 111 89

احمدی جنتری ۱۹۹۲ء

صفحات ۶۰ قیمت -/۱۰
معلوماتی سیریز

شیخ عبد الماجد۔ مکان ۱۰۴
احمد شاہ سٹریٹ ۔ پنج پیر روڈ ۔ نیو مزنگ ۔ لاہور